ترجمۂ قرآن مجید

مع صرفی و نحوی تشریح

افادات: حافظ احمد یار مرحوم

ترتیب وتدوین: لطف الرحمٰن خان

سورۃ النساء

آیات ۱۵۳ تا ۱۵۵

يَسْـَٔلُكَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَنْ تُنَزِّلَ عَلَيْهِمْ كِتٰبًا مِّنَ السَّمَآءِ فَقَدْ سَاَلُوْا مُوْسٰٓى اَكْبَرَ مِنْ ذٰلِكَ
فَقَالُوْٓا اَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ بِظُلْمِهِمْ ۚ ثُمَّ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا
جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ فَعَفَوْنَا عَنْ ذٰلِكَ ۚ وَاٰتَيْنَا مُوْسٰى سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ۝١٥٣ وَرَفَعْنَا فَوْقَهُمُ الطُّوْرَ
بِمِيْثَاقِهِمْ وَقُلْنَا لَهُمُ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُلْنَا لَهُمْ لَا تَعْدُوْا فِي السَّبْتِ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ
مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ۝١٥٤ فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ وَكُفْرِهِمْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَقَتْلِهِمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ
وَّقَوْلِهِمْ قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ۭ بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝١٥٥

ط ب ع

طَبَعَ یَطْبَعُ (ف) طَبْعًا: کسی چیز کو ڈھال کر کوئی شکل دینا، جیسے سکہ ڈھالنا۔ اس بنیادی مفہوم کے ساتھ مختلف معانی میں استعمال ہوتا ہے: (۱) کوئی تصویر یا نقش و نگار بنانا۔ (۲) کسی چیز پر کچھ چھاپنا یا چھاپ لگانا۔ آیت زیر مطالعہ۔

ترجمہ:

یَسْئَلُکَ: مانگتے ہیں آپ سے	اَھْلُ الْکِتٰبِ: اہل کتاب
اَنْ: کہ	تُنَزِّلَ: آپ اتاریں
عَلَیْھِمْ: ان پر	کِتٰبًا: کوئی کتاب

مِّنَ السَّمَآءِ : آسمان سے
مُوْسٰی: موسیٰؑ سے
فَقَالُوْٓا : توانہوں نے کہا
اللّٰہَ: اللہ کو
فَاَخَذَتْهُمُ : تو پکڑا ان کو
بِظُلْمِهِمْ : ان کے ظلم کے سبب سے
الْعِجْلَ : بچھڑے کو (الٰہ)
جَآءَتْهُمُ : آئیں ان کے پاس
فَعَفَوْنَا : پھر ہم نے درگزر کیا
وَاٰتَيْنَا : اور ہم نے دیا
سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا : واضح غلبہ
فَوْقَهُمُ : ان کے اوپر
بِمِيْثَاقِهِمْ : ان کے پختہ عہد کے لیے
لَهُمُ : ان سے
الْبَابَ : دروازے میں
وَّقُلْنَا : اور ہم نے کہا
لَا تَعْدُوْا : تم حد سے مت بڑھو
وَاَخَذْنَا: اور ہم نے لیا
مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا : ایک مضبوط عہد
نَقْضِهِمْ : ان کے توڑنے کے سبب سے
وَكُفْرِهِمْ: اور ان کے انکار کرنے کے سبب سے
وَقَتْلِهِمُ: اور ان کے قتل کرنے کے سبب سے
بِغَيْرِ حَقٍّ : کسی حق کے بغیر
قُلُوْبُنَا : ہمارے دل
بَلْ : (ہرگز نہیں) بلکہ
اللّٰهُ : اللہ نے
بِكُفْرِهِمْ : ان کے کفر کے سبب سے
اِلَّا قَلِيْلًا: مگر تھوڑے سے

فَقَدْ سَاَلُوْا : تو وہ مانگ چکے ہیں
اَكْبَرَ مِنْ ذٰلِكَ: اس سے زیادہ بڑی (چیز)
اَرِنَا: آپ دکھائیں ہمیں
جَهْرَةً : کھلم کھلا
الصّٰعِقَةُ : آسمانی بجلی نے
ثُمَّ اتَّخَذُوا: پھر انہوں نے بنایا
مِنْۢ بَعْدِ مَا: اس کے بعد کہ
الْبَيِّنٰتُ :واضح (نشانیاں)
عَنْ ذٰلِكَ :اس سے
مُوْسٰى :موسیٰؑ کو
وَرَفَعْنَا :اور ہم نے بلند کیا
الطُّوْرَ : کوہِ طور کو
وَقُلْنَا :اور ہم نے کہا
ادْخُلُوا :تم داخل ہو
سُجَّدًا :سجدہ کرنے والوں کی حالت میں
لَهُمُ :ان سے
فِي السَّبْتِ : ہفتے کے دن میں
مِنْهُمْ :ان سے
فَبِمَا : پس جو (ان کی سزا ہے) وہ ہے
مِّيْثَاقَهُمْ : اپنے عہد کو
بِاٰيٰتِ اللّٰهِ : اللہ کی نشانیوں کا
الْاَنْۢبِيَآءَ : نبیوں کو
وَّقَوْلِهِمْ : اور ان کے کہنے کے سبب سے
غُلْفٌ : غلافوں میں بند ہیں
طَبَعَ : چھاپ لگادی
عَلَيْهَا :ان پر (یعنی دلوں پر)
فَلَا يُؤْمِنُوْنَ : پس یہ ایمان نہیں لائیں گے

آیات ۱۵۶ تا ۱۵۹

وَّبِكُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ عَلٰى مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيْمًا ﴿١٥٦﴾ وَّقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ
رَسُوْلَ اللّٰهِ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ۭ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ
مِّنْهُ ۭ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا ﴿١٥٧﴾ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ۭ وَكَانَ
اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿١٥٨﴾ وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ
عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا ﴿١٥٩﴾

ترکیب: ''قَتَلْنَا'' کا مفعول ''اَلْمَسِيْحَ'' ہے اور اس کا بدل ''عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ'' ہے۔ پھر ''عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ'' کا بدل ''رَسُوْلَ اللّٰهِ'' ہے۔ ''بِهٖ'' اور ''مَوْتِهٖ'' کی ضمیریں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لیے ہیں۔ اسی طرح ''يَكُوْنُ'' کا اسم اس میں شامل ''هُوَ'' کی ضمیر ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لیے ہے۔

ترجمہ:

وَّبِكُفْرِهِمْ: اور ان کے کفر کے سبب سے — وَقَوْلِهِمْ: اور ان کے کہنے سے
عَلٰى مَرْيَمَ: بی بی مریم پر — بُهْتَانًا عَظِيْمًا: ایک عظیم بہتان
وَّقَوْلِهِمْ: اور ان کے کہنے سے — اِنَّا قَتَلْنَا: کہ ہم نے قتل کیا
اَلْمَسِيْحَ: مسیحؑ کو — عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ: جو عیسیٰؑ ابن مریم ہیں
رَسُوْلَ اللّٰهِ: جو اللہ کے رسول ہیں — وَمَا قَتَلُوْهُ: اور انہوں نے قتل نہیں کیا ان کو
وَمَا صَلَبُوْهُ: اور نہ ہی انہوں نے سولی چڑھایا انؑ کو — وَلٰكِنْ: اور لیکن
شُبِّهَ: مشتبہ کیا گیا (معاملہ) — لَهُمْ: ان کے لیے
وَاِنَّ: اور بے شک — الَّذِيْنَ: جن لوگوں نے
اخْتَلَفُوْا: اختلاف کیا — فِيْهِ: اس میں
لَفِيْ شَكٍّ: یقیناً (وہ) شک میں ہیں — مِّنْهُ: اس (کی طرف) سے
مَا لَهُمْ: نہیں ہے ان کے لیے — بِهٖ: جس کے بارے میں
مِنْ عِلْمٍ: کسی قسم کا کوئی علم — اِلَّا: سوائے اس کے کہ
اتِّبَاعَ: پیروی کرنا — الظَّنِّ: گمان کی
وَمَا قَتَلُوْهُ: اور انہوں نے نہیں قتل کیا ان کو — يَقِيْنًا: یقیناً
بَلْ: بلکہ — رَّفَعَهُ: اٹھایا انؑ کو
اللّٰهُ: اللہ نے — اِلَيْهِ: اپنی طرف

وَكَانَ اللّٰهُ : اور اللہ ہے	عَزِيْزًا : بالادست
حَكِيْمًا: حکمت والا	وَاِنْ : اور نہیں ہے
مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ: اہل کتاب میں کوئی	اِلَّا : مگر یہ کہ
لَيُؤْمِنَنَّ : وہ لازماً ایمان لائے گا	بِهٖ : ان پر
قَبْلَ مَوْتِهٖ: ان کی موت سے پہلے	وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ : اور قیامت کے دن
يَكُوْنُ : وہ ہوں گے	عَلَيْهِمْ : ان پر
شَهِيْدًا : گواہ	

نوٹ : حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع آسمانی کی وضاحت آل عمران: ۵۵ کے نوٹ ا میں کی جا چکی ہے۔ آیات زیر مطالعہ میں اس عقیدے کی بہت واضح الفاظ میں تردید کی گئی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نعوذ باللہ قتل کیا گیا یا سولی پر چڑھایا گیا۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ معاملہ ان لوگوں کے لیے مشتبہ کر دیا گیا تھا۔

اس معاملے کو کس طرح مشتبہ کیا گیا' اس کی وضاحت قرآن مجید میں کہیں نہیں ہے اور نہ ہی ایسی کوئی حدیث میری نظر سے گزری ہے۔ البتہ اس کی تفسیر میں ابن کثیرؒ نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور وہب بن منبہؒ کے اقوال نقل کیے ہیں۔ دونوں کا حاصل یہ ہے کہ جب شاہی سپاہیوں اور یہودیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مکان کا محاصرہ کیا تو اس وقت آپؑ کے ساتھ سترہ حواری تھے۔ آپؑ نے فرمایا تم میں سے کون اسے پسند کرتا ہے کہ اس پر میری شبیہہ ڈالی جائے' میری جگہ وہ قتل کیا جائے اور جنت میں میرا رفیق بنے؟ ایک حواری اس کے لیے تیار ہو گئے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جگہ ان کو قتل کر کے صلیب پر لٹکایا گیا' جبکہ اللہ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھا لیا۔

آیات ۱۶۰ تا ۱۶۲

فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبٰتٍ اُحِلَّتْ لَهُمْ وَبِصَدِّهِمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَثِيْرًا ﴿١٦٠﴾ وَّاَخْذِهِمُ الرِّبٰوا وَقَدْ نُهُوْا عَنْهُ وَاَكْلِهِمْ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ ۭ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿١٦١﴾ لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُوْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَالْمُقِيْمِيْنَ الصَّلٰوةَ وَالْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ سَنُؤْتِيْهِمْ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿١٦٢﴾

ترکیب: ''طَيِّبٰتٍ'' نکرہ موصوفہ ہے اور ''اُحِلَّتْ'' اس کی صفت ہے۔ ''بِصَدِّهِمْ'' کے 'با' سببیہ پر عطف ہونے کی وجہ سے ''اَخْذِهِمُ'' اور ''اَكْلِهِمْ'' مجرور ہوئے ہیں۔ ''وَالْمُقِيْمِيْنَ'' اسم الفاعل ہے اور حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

ترجمہ:

فَبِظُلْمٍ : پس ظلم کے سبب سے	مِّنَ الَّذِيْنَ : ان میں سے جو

هَادُوْا : یہودی ہوئے	حَرَّمْنَا : ہم نے حرام کیں
عَلَیْهِمْ : ان پر	طَيِّبٰتٍ : کچھ ایسی پاکیزہ چیزیں جو
اُحِلَّتْ : حلال کی گئی تھیں	لَهُمْ : ان کے لیے
وَبِصَدِّهِمْ : اوران کے روکنے کے سبب سے	عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ : اللہ کے راستے سے
كَثِيْرًا : بہتوں کو	وَّاَخْذِهِمُ : اوران کے پکڑنے کے سبب سے
الرِّبٰوا : سود کو	وَ : حالانکہ
قَدْ نُهُوْا : وہ روکے گئے ہیں	عَنْهُ : اس سے
وَاَكْلِهِمْ : اوران کے کھانے کے سبب سے	اَمْوَالَ النَّاسِ : لوگوں کے مال کو
بِالْبَاطِلِ : باطل طریقے سے	وَاَعْتَدْنَا : اورہم نے تیار کیا
لِلْكٰفِرِيْنَ : کافروں کے لیے	مِنْهُمْ : ان میں سے
عَذَابًا اَلِيْمًا : ایک دردناک عذاب	لٰكِنِ : لیکن
الرّٰسِخُوْنَ : جم جانے والے	فِي الْعِلْمِ : علم میں
مِنْهُمْ : ان میں سے	وَالْمُؤْمِنُوْنَ : اورایمان لانے والے
يُؤْمِنُوْنَ : جوایمان لاتے ہیں	بِمَآ : اس پر جو
اُنْزِلَ : اتارا گیا	اِلَيْكَ : آپؐ کی طرف
وَمَآ : اور جو	اُنْزِلَ : اتارا گیا
مِنْ قَبْلِكَ : آپؐ سے پہلے	وَالْمُقِيْمِيْنَ : اورقائم رکھنےوالےہوتےہوئے
الصَّلٰوةَ : نماز کے	وَالْمُؤْتُوْنَ : اور پہنچانے والے
الزَّكٰوةَ : زکوٰۃ کو	وَالْمُؤْمِنُوْنَ : اورایمان لانے والے
بِاللّٰهِ : اللہ پر	وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ : اورآخری دن پر
اُولٰٓئِكَ : یہ لوگ ہیں	سَنُؤْتِيْهِمْ : ہم دیں گے جن کو
اَجْرًا عَظِيْمًا : ایک شاندار بدلہ	

نوٹ : آیت ۱۶۰ میں یہودیوں کا ایک جرم یہ بتایا گیا ہے کہ یہ دوسروں کو اللہ کے راستے سے روکتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ خود اللہ کے راستے سے منحرف ہونے پر اکتفا نہیں کرتے بلکہ دوسروں کو بھی گمراہ کرنے میں اپنی تمام صلاحیتیں اور وسائل صرف کرتے ہیں' اور اس جرم پر یہ آج تک بڑی استقامت سے قائم ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ کے بندوں کو گمراہ کرنے کے لیے دنیا میں جب بھی کوئی تحریک اٹھتی ہے تو اس کے پیچھے یہودی دماغ اور یہودی سرمایہ کام کرتا نظر آتا ہے (تفہیم القرآن)۔ آج کل امریکہ کی سربراہی میں اسلام کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کی جو تحریک برپا ہے وہ بھی یہودی ذہن اور سرمائے کی پیداوار ہے۔

آیات ۱۶۳ تا ۱۶۹

إِنَّآ أَوْحَيْنَآ إِلَيْكَ كَمَآ أَوْحَيْنَآ إِلٰى نُوْحٍ وَّالنَّبِيّٖنَ مِنْۢ بَعْدِهٖ ۚ وَأَوْحَيْنَآ إِلٰٓى إِبْرٰهِيْمَ وَإِسْمٰعِيْلَ
وَإِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْأَسْبَاطِ وَعِيْسٰى وَأَيُّوْبَ وَيُوْنُسَ وَهٰرُوْنَ وَسُلَيْمٰنَ ۚ وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ
زَبُوْرًا ﴿١٦٣﴾ وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰهُمْ عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ ۭ وَكَلَّمَ اللّٰهُ
مُوْسٰى تَكْلِيْمًا ﴿١٦٤﴾ رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌۢ بَعْدَ الرُّسُلِ ۭ
وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿١٦٥﴾ لٰكِنِ اللّٰهُ يَشْهَدُ بِمَآ أَنْزَلَ إِلَيْكَ أَنْزَلَهٗ بِعِلْمِهٖ ۚ وَالْمَلٰٓئِكَةُ
يَشْهَدُوْنَ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ﴿١٦٦﴾ إِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَدْ ضَلُّوْا ضَلٰلًا
بَعِيْدًا ﴿١٦٧﴾ إِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَظَلَمُوْا لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيْقًا ﴿١٦٨﴾ إِلَّا طَرِيْقَ
جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ أَبَدًا ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿١٦٩﴾

ط ر ق

طَرَقَ يَطْرُقُ (ن) طَرْقًا : (۱) ہتھوڑا مارنا' لوہا کاٹنا۔ (۲) کسی چیز میں راستہ بنانا۔

طُرُوْقًا : رات میں آنا۔

طَارِقٌ (اسم الفاعل): رات میں آنے والا' ستارہ۔ ﴿وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ ﴿٢﴾ النَّجْمُ الثَّاقِبُ ﴿٣﴾﴾ (الطارق) ''اور تو نے کیا سمجھا کیا ہے رات میں آنے والا' (وہ ہے) تارا چمکنے والا۔''

طَرِيْقٌ مؤنث طَرِيْقَةٌ ج طَرَائِقُ : چلنے کا راستہ۔ ﴿فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِيْقًا فِي الْبَحْرِ﴾ (طٰہٰ:۷۷) ''پھر تو بنا ان کے لیے ایک راستہ سمندر میں۔'' ﴿وَلَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَآئِقَ ۖ﴾ (المؤمنون:۱۷) ''اور بے شک ہم نے تخلیق کیے ہیں تمہارے اوپر سات راستے۔'' (۲) کوئی کام کرنے یا عمل کرنے کا طریقہ' راہ' مسلک' آیت زیر مطالعہ۔ اور ﴿وَيَذْهَبَا بِطَرِيْقَتِكُمُ الْمُثْلٰى ﴿٦٣﴾﴾ (طٰہٰ) ''اور وہ دونوں لے جائیں تمہارے بے مثال چلن کو۔'' ﴿كُنَّا طَرَآئِقَ قِدَدًا ﴿١١﴾﴾ (الجن) ''ہم تھے الگ الگ راہوں پر۔''

ترکیب: ''اَلنَّبِيّٖنَ' اِلٰى '' پر عطف ہونے کی وجہ سے حالت جر میں ہے۔ ''اِلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ'' کے بعد تمام پیغمبروں کے نام بھی ''اِلٰى'' پر عطف ہونے کی وجہ سے مجرور ہیں۔ آیت ۱۶۴ میں دو مرتبہ اور ۱۶۵ میں ایک مرتبہ ''رُسُلًا'' آیا ہے' ان سے پہلے ''كَانُوْا'' محذوف ہے۔ اس کا اسم اس میں ''هُمْ'' کی ضمیر ہے اور ''رُسُلًا'' خبر ہے۔ ''مُبَشِّرِيْنَ'' اور ''مُنْذِرِيْنَ'' حال ہیں۔ ''حُجَّةٌ'' مبتدأ موخر نکرہ اور ''يَكُوْنَ'' کا اسم ہے۔ اس کی خبر محذوف ہے جو ''بَاقِيًا'' ہو سکتی ہے۔

ترجمہ:

اِنَّآ اَوْحَيْنَآ : بے شک ہم نے وحی کی	اِلَيْكَ : آپ کی طرف
كَمَآ : جیسے کہ	اَوْحَيْنَآ : ہم نے وحی کیا

اِلٰی نُوْحٍ :نوحؑ کی طرف	وَّالنَّبِیّٖنَ :اورنبیوں کی طرف
مِنْۢ بَعْدِہٖ:انؑ کے بعد	وَاَوْحَیْنَآ :اورہم نے وحی کیا
اِلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ :ابراہیمؑ کی طرف	وَاِسْمٰعِیْلَ :اوراسماعیلؑ کی طرف
وَاِسْحٰقَ :اوراسحاقؑ کی طرف	وَیَعْقُوْبَ :اوریعقوبؑ کی طرف
وَالْاَسْبَاطِ :اور(ان کی)نسل کی طرف	وَعِیْسٰی :اورعیسیٰؑ کی طرف
وَاَیُّوْبَ :اورایوبؑ کی طرف	وَیُوْنُسَ :اور یونسؑ کی طرف
وَھٰرُوْنَ :اور ہارونؑ کی طرف	وَسُلَیْمٰنَ :اورسلیمانؑ کی طرف
وَاٰتَیْنَا :اورہم نے دیا	دَاوٗدَ :داوٗدؑ کو
زَبُوْرًا :زبور	وَرُسُلًا :اور(تھے) کچھ رسول
قَدْ قَصَصْنٰھُمْ :ہم نے بیان کیا ہے جن کا	عَلَیْكَ :آپؐ پر
مِنْ قَبْلُ :اس سے پہلے	وَرُسُلًا :اور(تھے) کچھ رسول
لَّمْ نَقْصُصْھُمْ :ہم نے نہیں بیان کیا جن کا	عَلَیْكَ :آپؐ پر
وَكَلَّمَ :اورکلام کیا	اللّٰہُ مُوْسٰی :اللہ نے موسیٰؑ سے
تَكْلِیْمًا: جیسے کلام کرتے ہیں	رُسُلًا :(وہ تھے) کچھ رسول
مُّبَشِّرِیْنَ: خوشخبری دینے والے	وَمُنْذِرِیْنَ :اورخبردار کرنے والے
لِئَلَّا یَكُوْنَ :تاکہ (باقی) نہ رہے	لِلنَّاسِ :لوگوں کے لیے
عَلَی اللّٰہِ :اللہ پر	حُجَّةٌ :کوئی حجت
بَعْدَ الرُّسُلِ :رسولوں کے بعد	وَكَانَ اللّٰہُ :اوراللہ ہے
عَزِیْزًا :بالادست	حَكِیْمًا :حکمت والا
لٰكِنِ :لیکن	اللّٰہُ :اللہ
یَشْھَدُ :گواہی دیتا ہے	بِمَآ :اس کی جو
اَنْزَلَ:اس نے اُتارا	اِلَیْكَ :آپؐ کی طرف
اَنْزَلَہٗ :کہ اس نے اتارااس کو	بِعِلْمِہٖ :اپنے علم سے
وَالْمَلٰٓئِكَةُ :اورفرشتے	یَشْھَدُوْنَ :(بھی) گواہی دیتے ہیں
وَكَفٰی :اورکافی ہے	بِاللّٰہِ :اللہ
شَھِیْدًا :بطورگواہ کے	اِنَّ :بے شک
الَّذِیْنَ :جن لوگوں نے	كَفَرُوْا: کفرکیا
وَصَدُّوْا :اوررکے رہے	عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ :اللہ کے راستے سے

قَدْ ضَلُّوْا : وہ گمراہ ہوئے ہیں

ضَلٰلاً بَعِيْدًا : دور کا گمراہ ہونا

اِنَّ : بے شک

الَّذِيْنَ : جنہوں نے

كَفَرُوْا : کفر کیا

وَظَلَمُوْا : اور ظلم کیا

لَمْ يَكُنِ : ہے ہی نہیں

اللّٰهُ : اللہ

لِيَغْفِرَ : کہ وہ معاف کرے

لَهُمْ : ان کو

وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ : اور نہ ہی (یہ) کہ وہ ہدایت دے ان کو

طَرِيْقًا : کسی راہ کی

اِلَّا : سوائے

طَرِيْقَ جَهَنَّمَ : جہنم کی راہ کے

خٰلِدِيْنَ : ایک حالت میں رہنے والے ہیں

فِيْهَآ : اس میں

اَبَدًا : ہمیشہ

وَكَانَ : اور ہے

ذٰلِكَ : یہ

عَلَى اللّٰهِ : اللہ پر

يَسِيْرًا : آسان

نوٹ : آیت ۱۶۵ میں فرمایا کہ رسولوں کے بعد لوگوں کے لیے کوئی حجت باقی نہ رہے۔ اس سے معلوم ہو گیا کہ سلسلۂ نبوت و رسالت حجت نہیں ہے بلکہ اتمامِ حجت ہے۔ انسانوں پر اصل حجت ان کی فطرت کے داعیات اور فکر و عقل کی صلاحیتیں ہیں۔ اسی لیے کہتے ہیں کہ اگر کسی انسان تک کسی نبی یا رسول کی دعوت نہیں پہنچی تب بھی وہ جواب دہ ہے۔

یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ انسانی فطرت خیر و شر کے شعور سے محروم نہیں ہے اور نہ ہی عقل حق و باطل کے امتیاز سے قاصر ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے کہ اس نے انسان کو عقل و فطرت کی راہنمائی کے ساتھ وحی اور انبیاء کی راہنمائی سے بھی نوازا تاکہ گمراہوں کے لیے کوئی ادنیٰ عذر بھی باقی نہ رہے۔ (تدبر قرآن)

آیات ۱۷۰ تا ۱۷۳

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَاٰمِنُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ؕ وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ
لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ
وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ؕ اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ ۚ اَلْقٰىهَآ اِلٰى
مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ ؗ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ ؕ اِنْتَهُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ؕ اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ
وَّاحِدٌ ؕ سُبْحٰنَهٗۤ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ ۘ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۝
لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰهِ وَلَا الْمَلٰٓئِكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ ؕ وَمَنْ يَّسْتَنْكِفْ عَنْ
عِبَادَتِهٖ وَيَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ اِلَيْهِ جَمِيْعًا ۝ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ

أُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۚ وَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْتَنْكَفُوْا وَاسْتَكْبَرُوْا فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا
اَلِيْمًا ۙ وَّلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ۝

غ ل و

غَلَا يَغْلُوْ (ن) غُلُوًّا : تیر کو انتہائی دور تک پھینکنا' مبالغہ کرنا۔ آیت زیر مطالعہ۔

ن ك ف

نَكَفَ يَنْكُفُ (ن) نَكْفًا : ناک بھوں چڑھانا' بیزار ہونا۔

اِسْتَنْكَفَ (استفعال) اِسْتِنْكَافًا : باعث ننگ سمجھنا' عار سمجھ کر رکنا۔ آیت زیر مطالعہ۔

ترکیب: پہلی آیت میں فعل امر ''فَاٰمِنُوْا'' کے بعد اور اگلی آیت میں ''اِنْتَهُوْا'' کے بعد ''خَيْرًا'' آیا ہے' اس سے پہلے ''فَيَكُوْنُ'' محذوف ہے۔ اس کا اسم اس میں ''هُوَ'' کی ضمیر ہے اور ''خَيْرًا'' اس کی خبر ہے۔ ''لَا تَقُوْلُوْا'' کا مفعول ہونے کی وجہ سے ''اَلْحَقَّ'' منصوب ہے۔ ''اَلْمَسِيْحُ'' مبتدأ ہے اور ''عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ'' اس کا بدل ہے۔ جبکہ ''رَسُوْلُ اللّٰهِ'' اور ''كَلِمَتُهٗ'' اور ''رُوْحٌ'' اس کی خبریں ہیں۔ ''ثَلٰثَةٌ'' اگر ''لَا تَقُوْلُوْا'' کا مفعول ہوتا تو ''ثَلٰثَةً'' آتا۔ اس کی رفع بتا رہی ہے کہ وہ لوگ جو کہتے ہیں اسے direct tense میں نقل کیا گیا ہے (دیکھیں البقرۃ:58' ترکیب)۔ ''اَنْ يَّكُوْنَ'' کا اسم ''وَلَدٌ'' ہے اور خبر محذوف ہے۔ ''يَسْتَنْكِفُ'' کا فاعل ''اَلْمَسِيْحُ'' اور ''اَلْمَلٰٓئِكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ'' ہیں۔

ترجمہ:

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ : اے لوگو	قَدْ جَآءَكُمُ : تمہارے پاس آ چکے ہیں
الرَّسُوْلُ : یہ رسولؐ	بِالْحَقِّ : حق کے ساتھ
مِنْ رَّبِّكُمْ : تمہارے رب کی طرف سے	فَاٰمِنُوْا : پس تم ایمان لاؤ
خَيْرًا : (تو وہ ہوگا) بہتر	لَّكُمْ : تمہارے لیے
وَاِنْ : اور اگر	تَكْفُرُوْا : تم انکار کرو گے
فَاِنَّ : تو یقیناً	لِلّٰهِ : اللہ ہی کے لیے ہے
مَا : وہ جو	فِى السَّمٰوٰتِ : آسمانوں میں ہے
وَالْاَرْضِ : اور زمین میں ہے	وَكَانَ اللّٰهُ : اور اللہ ہے
عَلِيْمًا : جاننے والا	حَكِيْمًا : حکمت والا
يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ : اے اہل کتاب!	لَا تَغْلُوْا : تم مبالغہ مت کرو
فِىْ دِيْنِكُمْ : اپنے دین میں	وَلَا تَقُوْلُوْا : اور تم مت کہو
عَلَى اللّٰهِ : اللہ پر	اِلَّا : سوائے
الْحَقَّ : حق کے	اِنَّمَا : کچھ نہیں سوائے اس کے کہ

الْمَسِیْحُ : مسیح	عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ : جو عیسیٰ ابن مریم ہیں
رَسُوْلُ اللّٰهِ : (وہ) اللہ کے رسول ہیں	وَكَلِمَتُهٗ : اور اس کا فرمان ہیں
اَلْقٰهَآ : اُس نے ڈالا جس کو	اِلٰی مَرْيَمَ : بی بی مریم کی طرف
وَرُوْحٌ : اور ایک روح ہیں	مِّنْهُ : اس (کی طرف) سے
فَاٰمِنُوْا : پس تم ایمان لاؤ	بِاللّٰهِ : اللہ پر
وَرُسُلِهٖ : اور اس کے رسولوں پر	وَلَا تَقُوْلُوْا : اور تم مت کہو
ثَلٰثَةٌ : ”(کہ وہ) تین ہیں“	اِنْتَهُوْا : تم باز آ جاؤ
خَيْرًا : (تو وہ ہوگا) بہتر	لَّكُمْ : تمہارے لیے
اِنَّمَا : کچھ نہیں سوائے اس کے کہ	اللّٰهُ : اللہ
اِلٰهٌ وَّاحِدٌ : واحد الٰہ ہے	سُبْحٰنَهٗٓ : وہ پاک ہے
اَنْ : (اس سے) کہ	يَّكُوْنَ : ہو
لَهٗ : اُس کے لیے	وَلَدٌ : کوئی اولاد
لَهٗ : اُسی کا ہے	مَا : وہ جو
فِی السَّمٰوٰتِ : آسمانوں میں ہے	وَمَا : اور وہ جو
فِی الْاَرْضِ : زمین میں ہے	وَكَفٰی : اور کافی ہے
بِاللّٰهِ : اللہ	وَكِيْلًا : بطور کام بنانے والے کے
لَنْ يَّسْتَنْكِفَ : ہرگز عار نہیں سمجھتے	الْمَسِيْحُ : مسیح
اَنْ : (اس کو) کہ	يَّكُوْنَ : وہ ہوں
عَبْدًا : ایک بندے	لِّلّٰهِ : اللہ کے
وَلَا الْمَلٰٓئِكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ : اور نہ ہی مقرب فرشتے	وَمَنْ يَّسْتَنْكِفْ : اور جو عار سمجھ کر رکے گا
عَنْ عِبَادَتِهٖ : اس کی عبادت سے	وَيَسْتَكْبِرْ : اور بڑائی چاہے گا
فَسَيَحْشُرُهُمْ : تو وہ اکٹھا کرے گا ان کو	اِلَيْهِ : اپنی طرف
جَمِيْعًا : کُل کے کُل کو	فَاَمَّا الَّذِيْنَ : پس وہ لوگ جو
اٰمَنُوْا : ایمان لائے	وَعَمِلُوا : اور عمل کیے
الصّٰلِحٰتِ : نیک	فَيُوَفِّيْهِمْ : تو وہ پورا پورا دے گا ان کو
اُجُوْرَهُمْ : ان کے بدلے	وَيَزِيْدُهُمْ : اور وہ زیادہ دے گا ان کو
مِّنْ فَضْلِهٖ : اپنے فضل سے	وَاَمَّا الَّذِيْنَ : اور وہ لوگ جو
اسْتَنْكَفُوْا : عار سمجھ کر رکے	وَاسْتَكْبَرُوْا : اور بڑائی چاہی
فَيُعَذِّبُهُمْ : تو وہ عذاب دے گا ان کو	عَذَابًا اَلِيْمًا : ایک دردناک عذاب

وَّلَا يَجِدُوْنَ :اور وہ نہیں پائیں گے   لَهُمْ :اپنے لیے
مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ :اللہ کے سوا   وَلِيًّا :کوئی کارساز
وَّلَا نَصِيْرًا :اور نہ ہی کوئی مددگار

نوٹ۱ : دین میں مبالغہ کا مطلب یہ ہے کہ دین میں جس چیز کا جو درجہ اور مقام ہے اس کو اس سے بڑھا دیا جائے۔ جو حکم مستحب کے درجہ میں ہے اسے فرض اور واجب کا درجہ دیا جائے۔ کسی فقیہہ یا مجتہد یا صحابیؓ کو امامِ معصوم بنا دیا جائے۔ اللہ کے نبی اور رسول کو شریک خدا یا خدا بنا دیا جائے۔ جس کی تعظیم مطلوب ہے اس کی عبادت شروع کر دی جائے۔ یہ اور اسی قبیل کی ساری باتیں غلو میں داخل ہیں۔ یوں تو اس غلو میں تمام اہل مذاہب مبتلا ہوئے ہیں' یہاں تک کہ ہم مسلمان بھی اس فتنہ میں مبتلا ہو گئے' لیکن نصاریٰ کو اس فساد میں امامت کا درجہ حاصل ہے۔ (تدبر قرآن)

نوٹ۲ : اس کائنات میں ہر چیز اللہ کے حکم سے ہی وجود میں آتی ہے۔ البتہ اس حکم پر عمل درآمد اس کے تخلیق کردہ کسی نظام کے تحت ہوتا ہے۔ لیکن عیسیٰ علیہ السلام باپ کے بغیر وجود میں آئے تھے' اس لیے كَلِمَتُهٗ کا اضافہ کر کے بتا دیا کہ یہ بھی اللہ کا ہی فرمان تھا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا وجود اللہ تعالیٰ کے کلمہ کُن کا مظہر ہے۔

كَلِمَتُهٗ کی طرح اگر آگے رُوْحُهٗ آتا تو اس کا مطلب ہوتا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کی یعنی اللہ کی روح ہیں' لیکن ضمیر کے ساتھ مِنْ کا اضافہ کر کے اس عقیدے کی نفی کر دی گئی اور واضح کر دیا گیا کہ ہر ذی روح کی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی روح بھی اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ہے۔

آیات ۱۷۴ تا ۱۷۶

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا ۝ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَاعْتَصَمُوْا بِهٖ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِيْ رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ ۙ وَّيَهْدِيْهِمْ اِلَيْهِ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۝ يَسْتَفْتُوْنَكَ ۭ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ ۭ اِنِ امْرُؤٌا هَلَكَ لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَهٗٓ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ ۚ وَهُوَ يَرِثُهَآ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهَا وَلَدٌ ۭ فَاِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ مِمَّا تَرَكَ ۭ وَاِنْ كَانُوْٓا اِخْوَةً رِّجَالًا وَّنِسَاۗءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ۭ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اَنْ تَضِلُّوْا ۭ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝

ترجمہ:

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ :اے لوگو!   قَدْ جَآءَكُمْ :آ چکی ہے تمہارے پاس
بُرْهَانٌ :ایک روشن دلیل   مِّنْ رَّبِّكُمْ :تمہارے رب (کی طرف) سے
وَاَنْزَلْنَآ :اور ہم نے اُتارا   اِلَيْكُمْ :تمہاری طرف
نُوْرًا مُّبِيْنًا :ایک روشن نور   فَاَمَّا الَّذِيْنَ :پس وہ لوگ جو
اٰمَنُوْا :ایمان لائے   بِاللّٰهِ :اللہ پر

وَاعۡتَصَمُوۡا: اورانہوں نے مضبوطی سے پکڑا
بِہٖ : اس کو
فَسَیُدۡخِلُھُمۡ : تو وہ داخل کرے گا ان کو
فِیۡ رَحۡمَةٍ : رحمت میں
مِّنۡہُ : اپنے (پاس) سے
وَفَضۡلٍ : اور فضل میں
وَّیَھۡدِیۡھِمۡ : اور وہ ہدایت دے گا ان کو
اِلَیۡہِ : اپنی طرف
صِرَاطًا مُّسۡتَقِیۡمًا: ایک سیدھے راستے کی
یَسۡتَفۡتُوۡنَکَ: یہ فتویٰ مانگتے ہیں آپ سے
قُلِ : آپ کہیے
اللّٰہُ : اللہ
یُفۡتِیۡکُمۡ : فتویٰ دیتا ہے تم کو
فِی الۡکَلٰلَةِ : کلالہ (کے بارے) میں
اِنِ : اگر
امۡرُؤٌ : ایک مرد
ھَلَکَ : ہلاک ہوا
لَیۡسَ : نہیں ہے
لَہٗ : اس کی
وَلَدٌ : کوئی اولاد
وَّلَہٗۤ : اور اس کی
اُخۡتٌ : ایک بہن ہے
فَلَھَا : تو اس کے لیے ہے
نِصۡفُ مَا : اس کا آدھا جو
تَرَکَ : اس نے چھوڑا
وَھُوَ : اور وہ مرد (یعنی بھائی)
یَرِثُھَاۤ: وارث ہوگا اس عورت کا (یعنی بہن کا)
اِنۡ : اگر
لَّمۡ یَکُنۡ : نہ ہو
لَّھَا : اس عورت کی
وَلَدٌ : کوئی اولاد
فَاِنۡ : پھر اگر
کَانَتَا : وہ ہوں
اثۡنَتَیۡنِ : دو عورتیں (یعنی بہنیں)
فَلَھُمَا : تو ان دونوں کے لیے ہے
الثُّلُثٰنِ : دو تہائی
مِمَّا : اس میں سے جو
تَرَکَ : اس نے چھوڑا
وَاِنۡ : اور اگر
کَانُوۡۤا : وہ لوگ ہوں
اِخۡوَةً : بھائی بہن
رِّجَالًا: کچھ مرد
وَّنِسَآءً : اور کچھ عورتیں
فَلِلذَّکَرِ: تو مرد کے لیے ہے
مِثۡلُ حَظِّ الۡاُنۡثَیَیۡنِ: دو عورتوں کے حصوں جیسا
یُبَیِّنُ : واضح کرتا ہے
اللّٰہُ : اللہ
لَکُمۡ: تمہارے لیے
اَنۡ : کہ (کہیں)
تَضِلُّوۡا : تم گمراہ ہو جاؤ
وَاللّٰہُ : اور اللہ
بِکُلِّ شَیۡءٍ : ہر ایک چیز کا
عَلِیۡمٌ : جاننے والا ہے

{تمّت سُورةُ النِّسَآء}